فضیلت العلم و العلماء

تصنیف لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaysi Books
Uwaysi Library

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضیلۃ العلم: سیدنا علی ہجویری حضور داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف **کشف المحجوب** میں لکھا ہے کہ حضرت ابو علی ثقفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اَلْعِلْمُ حَيَاةُ الْقَلْبِ مِنَ الْجَهْلِ، وَنُورُ الْعُيُونِ مِنَ الظُّلْمَةِ. [1]

یعنی علم دل کی زندگی اور آنکھوں کا نور ہے جہالت اور تاریکی کے مقابلے میں۔

عبادت سے اونچا مقام: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ إِحْيَائِهَا. [2]

یعنی رات میں ایک گھڑی علم کا درس تمام رات بیداری سے افضل ہے۔

فائدہ: حدیث شریف میں رات کی قید اتفاقی ہے۔ ایسے ہی دن میں کچھ دیر علم کا مشغلہ تمام دن کی عبادت سے افضل ہے۔ عبادت سے مراد نفلی عبادت ہے یہ مطلب نہیں کہ فرائض چھوڑ کر علم سیکھے۔

بہر حال یہ تو واضح ہوا کہ عالم دین کی علمی مصروفیت عابد جاہل کی عبادت سے افضل و اعلیٰ ہے۔

طالب علم کی شان: طالب علم کی شان بہت اونچی اور بلند و بالا ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّٰى يَرْجِعَ. [3] (مشکوٰۃ صفحہ ۳۴)

یعنی جو علم کی طلب میں نکلتا ہے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ واپس لوٹے۔

فائدہ: اس سے دین و اسلام کا طالب علم مراد ہے نہ کہ کالج و اسکول کا اسٹوڈنٹ جو محض دنیوی اور رواجی علم حاصل کرتا ہے۔ ایسے ہی وہ طالب علم مراد ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے علم پڑھتا ہے ورنہ اگر نیت میں کچھ فتور ہے اس کی سزا سخت ہے۔

نیت کی خرابی کی سزا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے علم کو اس لئے طلب کیا کہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے گا تو اسے اللہ تعالیٰ آگ میں داخل کرے گا۔ [4] (ترمذی . ابن ماجه . مشکوٰۃ)

---

[1] (کشف المحجوب، پہلا باب: اثباتِ علم، فصل حضرت محمد بن فضل بلخی، ص96، مکتبہ شمس و قمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک، لاہور)

[2] (سنن الدارمی، المقدمة، باب العلم بالعمل وحسن النية فيه، 1/ 94، رقم الحديث 264، دار الكتاب العربی، بيروت)

[3] (سنن ابی داود، كتاب العلم، باب فضل طلب العلم، رقم الحديث 2647، 5/ 29، دار احياء التراث العربی، بيروت)

[4] (سنن الترمذی، كتاب العلم، باب ماجاء فيمن يطلب بعله الدنيا، 5/ 32، رقم الحديث 2654، دار احياء التراث العربی، بيروت)

(سنن ابن ماجة، افتتاح الكتاب فی الايمان وفضائل الصحابة والعلم، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، 1/ 93، رقم الحديث 253، دار الفكر، بيروت)

انتباہ: دورِ حاضرہ میں اکثر دینی طلبہ کے ارادے میں تبدیلی محسوس ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نیت خالص سے علم حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔(آمین)

مزید برآں: نیت کی خرابی کی سزائیں احادیث میں بے شمار ہیں بطورِ نمونہ ملاحظہ ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو کوئی وہ علم سیکھے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے (یعنی وہ علم دین) صرف اس لئے کہ اس سے دنیاوی سامان حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔"[5] (احمد ، ابن ماجه ، مشکوٰۃ صفحه ۳۴)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو قرآن پڑھے اور اس کے عوض لوگوں سے کھانے مانگے وہ قیامت کے دن اس طرح ہوگا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہو کر رہ جائے گا اور اس پر گوشت نہیں ہوگا۔"[6] (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

دینی اسلامی علم الوداع: دورِ حاضرہ میں دینی اسلامی علم سے بے پرواہی کے اطوار بتاتے ہیں کہ ہم سے دینی واسلامی علم الوداع چاہتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے "حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چیز کا ذکر کر کے فرمایا یہ اُس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ علم کیونکر جائے گا۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اور اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا! زیاد (رضی اللہ عنہ) تجھ پر تیری ماں روئے، میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہ شخص ہے۔ کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات وانجیل نہیں پڑھتے مگر یہ کہ جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔[7] (مشکوٰۃ صفحه ۳۸)

جنت کے باغات: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو کچھ چن لیا کرو۔ عرض کیا گیا کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ نے کہا علم کی مجالس۔[8] (طبرانی کبیر)

فائدہ: اس سے دین کے مدارس کی شان معلوم ہوئی کہ انہیں حضور سرورِ عالم ﷺ نے جنت کے باغات سے تعبیر فرمایا۔ ایسے ہی دینی واسلامی جلسوں کی فضیلت معلوم ہوئی۔

جنت کا راستہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسا راستہ چلے جس میں وہ علم کی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسان کر دے گا وہ راستہ جو جنت کی طرف ہے۔[9] ایک اور روایت میں ہے کہ ہر شے کے لئے راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔[10]

---

[5] (سنن ابن ماجة،افتتاح الكتاب فی الايمان وفضائل الصحابة والعلم،باب فضل العلماء والحث على طلب العلم ، 1/ 82، رقم الحديث226،دار الفكر، بيروت)
(مسند احمد بن حنبل، 4/ 239، رقم الحديث18263، عالم الكتب ، بيروت)

[6] (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح،كتاب فضائل القرآن،الفصل الثالث، 4/ 513، رقم الحديث2217، دار الفكر، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2002م)

[7] (سنن ابن ماجة،كتاب الفتن،باب ذهاب القرآن والعلم ،2/ 1344، رقم الحديث4048، دار الفكر، بيروت)

[8] (سنن ابن ماجة،باب العين،أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب بن هاشم ،11/ 95، رقم الحديث11158، مكتبة العلوم والحكم-الموصل)

[9] (سنن الترمذي ، كتاب القراءات ، باب ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف، 5/ 180، رقم الحديث2945، دار الكتب العلمية)

[10] (صحيح مسلم ،كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، 4/ 274، رقم الحديث2699، دار إحياء الكتب العربية)

فائدہ: جنت آخرت میں ملے گی۔اہل سنت کے نزدیک وہ اب بھی موجود ہے۔کوئی وہاں جانا چاہے تو اس کا راستہ بھی بتادیا گیا ہے وہ ہے دینی،اسلامی علم جس کی دورِ حاضرہ میں وہ عزت و وقار نہیں جو کالجوں اور یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے فنون کی ہے۔

کفارہ گناہ: حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے علم کی تلاش کی تو وہ تلاش اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگی۔[11] (ترمذی)

تھوڑا علم بھی بڑی چیز ہے: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تھوڑا علم (بھی) عمل کے ساتھ نفع دیتا ہے اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتا۔[12] (الدیلمی فی مسند الفردوس)

جنت خود طلب گار: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو علم کی طلب میں ہے تو جنت اس کی طلب میں ہے اور جو معصیت کی طلب میں ہے تو دوزخ کی آگ اس کی طلب میں ہے۔[13] (ابن النجار)

حکمت کی باتیں: مروی ہے کہ حکمت کی بات جسے آدمی سنتا ہے وہ اس کے لئے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور علمی مذاکرہ کے وقت ایک گھڑی بیٹھنا ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔[14] (الدیلمی)

اسلام کا ستون: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر شے کا ستون ہے اور اسلام کا ستون تفقہ (دین کی سمجھ) ہے۔بیشک ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔[15] (ابن عدی)

آخری گزارش: علم کے فضائل ان گنت ہیں۔مشتے نمونہ خروار (ڈھیر میں سے ایک مٹھی) چند عرض کر دیئے ہیں۔عزت والی نگاہ کے لئے اتنا کافی ہے۔جسے اسلامی علم سے کوئی دلچسپی نہیں اس کے سامنے ہزاروں مضامین بھی بیکار۔مولا عزوجل اسلامی علم کے اعزاز و اکرام کی توفیق اور اس کے حاصل کرنے کا بہتر سے بہتر مواقع نصیب فرمائے۔آمین

علماء کرام کا اکرام: دورِ حاضر میں علماء کرام کی عزت و تکریم میں بہت کمی واقع ہوگئی ہے بلکہ اکثر عوام ان حضرات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔اس کے باوجود الحمد للہ اور بہت سے خوش قسمت حضرات علماء کرام کی تعظیم و تکریم سے سرشار ہیں۔فقیر یہ چند فضائل انہی حضرات کی تقویت ایمانی کے لئے لکھ رہا ہے۔لیکن یاد رہے کہ میری مراد علماء کرام سے اہل سنت کے معزز و مکرم و حضرات ہیں جو اپنے علم پر عمل کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں اور

---

[11] (سنن الترمذی،کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، 5/ 29، رقم الحدیث2648، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[12] (جامع الأحادیث، حرف الهمزة ، الهمزة مع الفاء، 5/ 236، رقم الحدیث4050، د حسن عباس زکی)

[13] (کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العین، کتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغیب فیه،10/ 162، رقم الحدیث: 28846، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[14] (إحیاء علوم الدین، الباب الأول في فضل العلم والتعلیم والتعلم وشواهده من النقل والعقل، فضیلة التعلیم،1/ 10، دار المعرفة – بیروت)

[15] (کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العین، کتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغیب فیه،10/ 151، رقم الحدیث: 28769، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

مسلک حق اہل سنت پر راسخ القدم ہیں۔ میری مراد علماء سوء بالکل نہیں ہیں بلکہ ان سے بیزاری بہتر اور بے عمل علماء بھی میری مراد میں اگرچہ داخل نہیں لیکن ان کی توہین و بے ادبی کا بھی روادار نہیں۔

فضائل علماء: اسلامی علم کی طرح اس کے پڑھنے والوں یعنی علماء کرام کی شان بھی بہت اونچی ہے۔ احادیث مبارکہ میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور بے شک علم کے طلب کرنے والے کے لئے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتی کہ مچھلیاں سمندر میں (اس کے لئے استغفار کرتی ہیں)۔"[16] (ابن عبدالبر فی العلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فائدہ:

(۱) اس سے عالم با عمل مراد ہے ورنہ بے عمل عالم کی تو اتنی سخت سزا ہے کہ جسے سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

(۲) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "علم" اسلام کی حیات اور دین کا ستون ہے اور جس نے علم سکھایا (تو) اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کا اجر و ثواب پورا کرے گا اور جو (علم) سیکھ کر (اس پر) عمل کرے گا (تو) اسے (وہ) سکھائے گا جو وہ نہیں جانتا۔[17]

(۳) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا "علم میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء (کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی میراث ہے۔[18]

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام ہانی رضی اللہ عنہا)

(۴) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہے۔"[19] (ابن عبدالبر فی العلم عن معاذ رضی اللہ عنہ)

فائدہ: عالم دین کا اپنا منصب دین کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امین (امانت دار) کے رتبہ سے مشرف ہونا ہے جبکہ منصب دینی ذمہ داریوں میں کوتاہی و لاپرواہی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خیانت کا مرتکب ہونا ہے اور ظاہر ہے کہ عام خیانت کی سزا بھی بہت سخت ہے تو اللہ تعالیٰ کے خیانتی کی سزا خود سمجھ لیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "عالم، علم اور عمل جنت میں ہیں پس جب عالم اس پر عمل نہیں کرے گا جسے وہ جانتا ہے (تو) علم اور عمل جنت میں ہوں گے اور عالم (جہنم) کی آگ میں ہوگا"۔[20] (دیلمی)

---

[16] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 145، رقم الحديث: 28653، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[17] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 132، رقم الحديث: 28661، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[18] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 133، رقم الحديث: 28668، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[19] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 134، رقم الحديث: 28671، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[20] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 134، رقم الحديث: 28674، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

(۵) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا "علماء انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین ہیں۔ آسمان والے ان سے محبت کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں ان کے لئے استغفار کرتی ہیں قیامت تک جب وہ فوت ہو جاتے ہیں۔[21] (ابن النجار)

کراماتِ اولیاء کرام: یہ روایت عالم باعمل کی کرامت کی طرف اشارہ فرمارہی ہے کہ عالم باعمل جسے عرف عام میں ولی اللہ کہا جاتا ہے اس کا یہ مرتبہ ہے کہ اسے آسمان وزمین کی ہر شے نہ صرف جانتی ہے بلکہ اس کے ابرو اشارہ کی منتظر ہوتی ہے جسے کراماتِ اولیاء کے حالات پڑھنے، سننے والے جانتے ہیں کہ آسمان وزمین اور سمندروں میں رہنے والی چیزیں کیسے ان حضرات کے تابع فرمان ہوتی ہیں۔

تاقیامت کھانا کھلا ھے: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے (کسی کو) علم سکھایا تو اس کے لئے اس کا اجر وثواب ہے جو اس پر عمل کرے (اور) عمل کرنے والے کے اجر وثواب سے (بھی) کمی نہیں ہوگی۔[22] (رواہ ابن ماجہ عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ)

خدا تعالیٰ کا منظورِ نظر: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں فقیہ و علم شریعت کا ماہر بنا دیتا ہے۔[23] (رواہ احمد والبیھقی عن امیر معاویہ)

دنیا میں جنتی لوگ: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو صبح و شام جائے اس حال میں (کہ) وہ اپنا دین سکھانے میں (مصروف) ہو تو وہ جنت میں ہے۔[24] (ابو نعیم فی الحلیہ)

فرشتے پر بچھائیں: حضور ﷺ نے فرمایا کہ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس چیز کی رضا کے لئے جو وہ طلب کرتا ہے۔[25] (ابن عساکر)

مردوں میں زندہ: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ علم کا متلاشی (تلاش کرنے والا) جاہلوں کے درمیان ایسا ہے جیسا مردوں کے درمیان زندہ۔[26] (رواہ ابو موسیٰ فی الذیل)

---

[21] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 135، رقم الحديث: 28679، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[22] (سنن ابن ماجة،افتتاح الكتاب فی الايمان وفضائل الصحابة والعلم،باب ثواب معلم الناس الخير، 1/ 88، رقم الحديث240، دار الفكر، بيروت)

[23] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 140، رقم الحديث: 28705، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[24] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 140، رقم الحديث: 28706، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[25] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 143، رقم الحديث: 28725، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[26] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 143، رقم الحديث: 28726، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

چار میں ایک: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "تو صبح کر اس حال میں (کہ) عالم ہو متعلم یا دھیان سے (دین کی باتیں) سننے والا یا محبت کرنے والا (عالم دین سے علم دین کی وجہ سے) اور پانچواں نہ ہو نا کہ ہلاک ہو جائے گا۔[27] (الطبرانی فی الاوسط)

دریا کی مچھلیاں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے حتی کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی سمندر میں لوگوں کو بھلائی (کی باتیں) سکھانے والے کے لئے استغفار کرتی ہیں۔[28] (الطبرانی فی الکبیر)

فائدہ: اس باعمل علماء کو دریا کی مچھلیاں جانتی ہیں تو حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ (کامل) نے مچھلیوں سے فرمایا کہ میری سوئی لے آؤ تو دریا کی تمام مچھلیوں نے نیاز مندی کا مظاہرہ کیا۔

گھر برباد: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس دل میں حکمت و دانائی سے کچھ نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے پس تم سیکھو اور سکھاؤ اور (دین میں) سمجھ حاصل کرو اور جاہلوں کی موت مت مرو کیونکہ اللہ تعالیٰ لاعلمی کا عذر قبول نہیں فرماتا۔[29] (ابن السنی)

صحبت علماء کرام: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "علماء (کرام) کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے۔"[30] (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

علماء کرام کی عبادت: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "عالم کی دو رکعت (نماز پڑھنا) غیر عالم کی ستر رکعت (نماز پڑھنے سے) افضل ہے۔"[31] (ابن النجار)

عالم و عابد کا موازنہ: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "مومن عالم کو مومن عابد پر ستر درجہ فضیلت ہے۔"[32] (ابن عبدالبر)

فائدہ: یہ عالم و عابد کے درمیان فرق بتایا گیا ہے کہ عابد کتنا ہی بلند پرور ذکر کرے عالم دین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ عالم کے پاس علم کا ایسا خزانہ ہے کہ اس کا ایک ایک علمی موتی ہزاروں عبادات سے بھاری ہے۔

---

[27] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 143، رقم الحديث: 28730، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[28] (المعجم الكبير للطبرانی،باب الصاد،صدی بن العجلان أبو أمامة الخ، 8/ 234، رقم الحديث7912 ، مكتبة العلوم والحكم، الموصل)

[29] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 147، رقم الحديث: 28750، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[30] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 148، رقم الحديث: 28756، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[31] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 154، رقم الحديث: 28787، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[32] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 152، رقم الحديث: 28774، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

جیتے جی جنت: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے میری امت کو ایک حدیث پہنچائی تاکہ اس کے ذریعے سنت کو قائم کیا جائے یا بدعت کو ختم کیا جائے تو وہ جنت میں ہے۔"[33] (ابو نعیم فی الحلیہ)

فائدہ: لوگ بہت بڑی عبادت کرنے والے کی عزت کرتے ہیں۔اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچا ہوا ہوگا اگرچہ وہ جانتے ہیں کہ علم سے بالکل بے بہرہ ہے اور عالم دین کتنا ہی بحر بے کراں ہوں اس کی عزت واحترام نہیں کرتے یہ بے سمجھی کا قصور ہے۔(اللہ تعالیٰ سمجھ دے)

بخشا ہوا انسان: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جو کوئی میری سنت سے چالیس احادیث مبارکہ یاد کر کے میری اُمت کو پہنچائے (تو) میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔"[34] (ابن النجار)

قیامت میں منافع والا جوان: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے کتاب اللہ (قرآن) کی ایک آیت یا علم (دین) کا ایک باب سکھایا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کا اجر وثواب بڑھائے گا۔"[35] (ابن عساکر)

فائدہ: قیامت میں صرف ایک نیکی بھی نجات کا موجب بن سکے گی اور جو سراسر منافع میں ہو اس کا کیا کہنا۔

ٹنوں کے ٹن نیکیاں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے علم کا ایک باب حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعے اپنے نفس کی اصلاح کرے یا اپنے بعد والے کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ریگستان کی ریت کے برابر اجر لکھتا ہے۔"[36] (ابن عساکر)

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جب تو علم کا ایک باب سیکھے گا (تو وہ) تیرے لئے ہزار رکعت مقبول نفلی نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور جب تو وہ علم لوگوں کو سکھائے گا اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تو وہ تیرے لئے ہزار رکعت مقبول نفلی نماز سے بہتر ہے۔"[37] (الدیلمی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے دو حدیثیں سیکھیں تو وہ نفع دیتا ہے ان کے ذریعے اپنی جان کو یا وہ اپنے سوا کو دو حدیثیں سکھاتا ہے اور وہ اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے تو یہ ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"[38] (الدیلمی)

---

[33] (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء،داود البلخی، 10/ 44، دارالكتاب العربی ، بيروت)

[34] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، الباب الثالث: في آداب العلم الفصل الأول: في رواية الحديث وآداب الكتابة، 10/ 225، رقم الحديث: 29188، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[35] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، الباب الثالث: في آداب العلم الفصل الأول: في رواية الحديث وآداب الكتابة، 10/ 139، رقم الحديث: 28704، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[36] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 161، رقم الحديث: 28837، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[37] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 149، رقم الحديث: 28762، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[38] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 163، رقم الحديث: 28849، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

سیدھا جنت میں: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص نے ایک کلمہ یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمے اس چیز سے سیکھے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا پھر ان پر علم رکھا اور انہیں سکھایا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔"[39] (ابن النجار)

دروازے پر فرشتے: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "نہیں ہے کوئی شخص مگر اس کے دروازے پر دو فرشتے ہوتے ہیں پس جب وہ نکلتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں صبح کر اس حال میں کہ تو عالم ہو یا متعلم اور تو تیسرا نہ ہونا۔"[40] (ابو نعیم)

لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کی نصیحت: مروی ہے کہ حضرت لقمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا "اے میرے پیارے بیٹے تو علماء کی مجالس کو لازم کر اور حکماء کا کلام غور سے سن کیونکہ اللہ عزوجل مردہ دل کو حکمت کے نور سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے۔[41]

سال کی عبادت سے بہتر: حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک افضل ہدیہ یا افضل عطیہ کلام حکمت کا کلمہ ہے بندہ اسے سنتا ہے پھر اسے سیکھتا ہے اس کے بعد اسے اپنے بھائی کو سکھاتا ہے تو یہ اس کے لئے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"[42] (ابن عساکر)

فضائل استاد: یوں تو ہر صاحب معظم و مکرم ہے لیکن علماء میں سب سے زیادہ محترم استاد ہے اس لئے کہ دوسرے شعبے محدود ہیں۔ تعلیم و تدریس کے شعبہ کا کوئی حساب نہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور سرور عالم ﷺ نے اپنی بعثت مبارکہ علت بتائی اور اصل موضوع اسی شعبہ کو بتایا ہے چنانچہ فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً.[43] یعنی میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

بلکہ اس شعبہ پر فخر فرمایا ہے اور فضائل کا تو کوئی شمار نہیں۔ اس رسالہ میں اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے تفصیل کا خواہش مند فقیر کی التعسل اللذیه فی اداب التلمیذ اور دوسری تصنیف الملاذ فی فضائل الاستاذ پڑھے۔

---

[39] (کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 166، رقم الحديث: 28861، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[40] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 168، رقم الحديث: 28872، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[41] (المعجم الكبير للطبرانی،باب الصاد،صدی بن العجلان أبو أمامة الخ، 8/ 199، رقم الحديث7810، مكتبة العلوم والحكم، الموصل)

[42] (كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف العين، كتاب العلم من قسم الأقوال، الباب الأول: في الترغيب فيه،10/ 172، رقم الحديث: 28891، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/ 1981م)

[43] (سنن الدارمی،المقدمة،باب فی فضل العلم والعالم، 1/ 111، رقم الحديث349، دارالكتاب العربی، بيروت)

احترام اساتذہ کرام: دورِ حاضرہ میں ویسے تو ہر اہل علم کی عزت واحترام کے بجائے تحقیر کا بازار گرم ہے بالخصوص اساتذہ کرام کا جتنا اکرام واحترام چاہیے تھا اتنا ہی ان کی قدر و منزلت میں کمی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ حالانکہ عقلی دلائل کے علاوہ نقلی روایات کی رو سے بھی استاد کی تعظیم و تکریم اور احترام شاگرد پر واجب ہے کیونکہ ادب کے بغیر علم تو شاید حاصل ہو جائے مگر فیضان علم، انوارِ علم اور برکات علم سے یقیناً محرومی ہوتی ہے۔

احادیث مبارکہ واقوال اسلاف رحمھم اللہ

(۱) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ. [44]

یعنی علم دین سیکھو اور دینی علم کے لئے وقار و سنجیدگی سیکھو اور ان سے متواضعانہ و خاکسارانہ برتاؤ رکھو جن سے تم دین کا علم سیکھتے ہو۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَىٰ فَهُوَ مَوْلَاهُ. [45]

یعنی جس نے کسی بندہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن حکیم سے ایک آیت سکھائی تو وہ (سکھانے والا) اس سیکھنے والے کا سردار ہوا۔

(۳) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَنْ عَلَّمَنِي حَرْفًا فَقَدْ صَيَّرَنِي عَبْدًا، إِنْ شَاءَ بَاعَ وَإِنْ شَاءَ أَعْتَقَ. [46]

یعنی جس نے مجھے ایک حرف سکھایا تو اس نے مجھے غلام بنالیا (پھر اس کی مرضی ہے کہ) چاہے تو بیچے اور اگر وہ چاہے تو آزاد کردے۔

(۴) حضرت شعبہ بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مَا كَتَبْتُ عَنْ أَحَدٍ حَدِيثًا إِلَّا وَكُنْتُ لَهُ عَبْدًا مَا حَيِيَ. [47]

یعنی جس کسی سے میں نے ایک حدیث لکھی تو تمام زندگی میں اس کا غلام ہوں۔

(۵) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً مُنْذُ مَاتَ حَمَّادٌ إِلَّا اسْتَغْفَرْتُ لَهُ مَعَ وَالِدَيَّ، وَمَا مَدَدْتُ رِجْلِي نَحْوَ دَارِهِ، وَإِنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعَ سِكَكٍ. [48] (مناقب الموافق جلد ۱، الخیرات الحسان مترجم صفحہ ۱۹۷)

یعنی جب سے حضرت حماد علیہ الرحمہ (جو امام اعظم کے استاد تھے) کا وصال ہوا ہے میں ہر نماز کے بعد ان کے لئے استغفار کرتا ہوں اور اپنے والد محترم کے لئے بھی اور میں نے کبھی ان (یعنی استاد محترم) کے گھر کی طرف اپنے پیر نہیں پھیلائے اگرچہ میرے اور ان کے گھر کے درمیان سات گلیاں ہیں۔

---

[44] (الترغيب والترهيب من الحديث الشريف،كتاب العلم، 1/ 65، رقم الحديث172، دارالكتب العلمية، بيروت)

[45] (المعجم الكبير للطبرانی،باب الصاد،صدی بن العجلان أبوأمامة الباهلي نزل الشام الخ ، 8/ 112 ، رقم الحديث7528،مكتبة العلوم والحكم -الموصل)

(المقاصد الحسنة،حرف الميم ، 1/ 660، رقم الحديث1155، دارالكتاب العربی،بيروت)

[46] (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، 422/24، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

[47] (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، 422/24، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

[48] (الخيرات الحسان في مناقب الامام الاعظم ابي حنيفة النعمان،الفصل الرابع والعشرون في حلمه ونحوه ، ص109، دار الارقم بن ابي الارقم - بيروت / لبنان، 2016م)

فائدہ: طالب علم استاد کا ادب کرے اس کے حقوق کی محافظت کرے اور مال سے اس کی خدمت کرے اگر استاد سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس میں پیروی نہ کرے استاد کا حق ماں باپ اور دوسرے لوگوں سے زیادہ جانے۔[49]

مسئلہ: "عین العلم" میں ہے: يَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ، فَالْحُقُوقُ مِنَ الْكَبَائِرِ، وَيُقَدَّمُ حَقُّ الْمُعَلِّمِ عَلَىٰ حَقِّهِمَا، فَهُوَ سَبَبُ حَيَاةِ الرُّوحِ.[50]

یعنی والدین سے حسن سلوک کرے کیونکہ ان کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور والدین کے حق پر استاد کے حق کو ترجیح دے کیونکہ وہ (استاد) روح کی حیات کا سبب ہے۔

حکایت: ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابو معاویہ ضریر کی دعوت کی وہ آنکھوں سے معذور تھے۔ جب آفتابہ (ڈھکنے والا دستہ لگا ہوا لوٹا) اور چلمچی (ہاتھ منہ دھونے کا برتن) ہاتھ دھونے کے لئے لایا گیا تو ہارون رشید نے چلمچی خدمت گار کو دی اور آفتابہ خود لے کر ان کے ہاتھ دھلائے اور کہا آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟ کہا نہیں کہا ہارون (لہٰذا دعا دیتے ہوئے کہا) جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی ہی اللہ تعالیٰ آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا اس دعا کے حاصل کرنے کے لئے یہ کیا تھا۔[51]

فائدہ: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عالمگیری کے حوالے سے فرماتے ہیں: حَقُّ الْعَالِمِ عَلَى الْجَاهِلِ، وَحَقُّ الْأُسْتَاذِ عَلَى التِّلْمِيذِ وَاحِدٌ عَلَى السَّوَاءِ، وَهُوَ أَنْ لَا يَفْتَحَ بِالْكَلَامِ قَبْلَهُ، وَلَا يَجْلِسَ مَكَانَهُ، وَإِنْ غَابَ، وَلَا يَرُدَّ عَلَى كَلَامِهِ، وَلَا يَتَقَدَّمَ عَلَيْهِ فِي مَشْيِهِ.[52]

یعنی عالم کا حق غیر عالم پر اور استاد کا حق شاگرد پر یکساں ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے پہلے بات شروع نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اس کی غیر حاضری میں بھی نہ بیٹھے اور اس کا کلام رد نہ کرے اور چلنے میں اس سے آگے نہ بڑھے۔

حکایت: ہارون رشید بادشاہ نے مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرت امام کسائی سے (جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد اور اجلہ علماء قراء سبعہ میں سے ہیں۔) عرض کیا فرمایا میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا۔ شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی وہ وہیں آجایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو فرمایا یہ نہ ہوگا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہوگا۔ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا۔ اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا دیکھا کہ امام کسائی اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضبناک ہو کر اترا اور مامون رشید کو کوڑا مارا اور کہا! او بے ادب خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے ان کا پاؤں دھو۔[53]

---

[49] (الفتاوى الهندية،كتاب الكراهية،الباب الثلاثون فى المتفرقات،5/ 378، دارالفكر بيروت) (بہارِ شریعت، حصہ 16، 3/628، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[50] (عين العلم،الباب الثامن فى الصحبةوالمؤلفة،ص333تا335،مطبع امرت پريس، لاهور) (فتاوی رضویہ، کتاب الوکالہ، کتاب الاقرار، کتاب الصلح الخ، 19/449تا452، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

[51] (تاريخ بغداد،ذكر من اسمه هارون ،16/ 9، دار الغرب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الأولى، 1422هـ – 2002م) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص145، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[52] (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون، 5/ 373، نورانى كتب خانه پشاور) (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، 23/640، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

[53] (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص144، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

معروضِ اُویسی غفرلہ: فقیر ۱۹۴۷ء زمانہ طالب علمی سے پھر مستقل طور پر ۱۹۵۲ء سے بیشمار عزیزوں کی خدمت علمی میں مصروف ہے۔ الحمد للہ اتنا طویل عرصہ سے کئی تجربے مشاہدہ میں آئے۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ جو عزیز اپنے اساتذہ کرام کی خدمت اور احترام و عزت دل و جان سے کرتا ہے اسے دوسرے ہم جولیوں سے فوقیت حاصل ہوئی اور امید ہے آخرت میں بھی اسے بہت بڑی بزرگی و شرافت نصیب ہوئی اور جن غریبوں کو اساتذہ کا ادب و احترام نصیب نہ ہوا وہ دنیوی امور میں اگرچہ بعض اوقات فائق رہے لیکن برکت و سعادت ان سے دیکھنے میں نہ آئی اور آخرت میں مراتب کی کمی کا۔

وَاللہُ أَعْلَمُ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان۔ وارد باب المدینہ کراچی